ہی لمت وولو اف رامپور

نمبر درآمد
رامپور رضا لائبریری

تحفہ من جانب احمد میاں

38986

ہوا ہے یہ دنیا سے شہ کس کا رخصت
ہے نالہ کناں جس کے غم میں رعیت
وہ ہے آج کس جا کہ دیتا تھا ایدل
جسے زیب کل آہ! تخت حکومت

۳۰ ۶ ۱۹

کل من علیہا فان

غنی مجتہد عادل و فخر دوراں
مخیر بہادر سخی اور ذی شان
کہا ہاتف غیب نے چپ نہ ہو تو
بیاں کر انکو وصف حامد علیخاں

۴۹ ھ ۱۳

ہز ہائی نس عالیجاہ - فرزند دلپذیر دولت انگلشیہ مخلص الدولہ ناصر الملک امیر الامرا نواب محمد حامد علیخاں بہادر مستعد جنگ - جی - سی - آئی - ای - جی - سی - وی او - لیٹ فرماں روائے ریاست رامپور ہندوستان کے مشہور اور صوبہ ہذا کی سب سے بڑی مسلم ریاست کے فرمانروا تھے

مرحوم چودہ سال کی عمر میں تخت نشین ہوئے - بوجہ صغر سنی ریاست کا انتظام کونسل آف ایجنسی کے ہاتھ میں رہا - جسکے صدر صاحبزادہ سید صفدر علیخانصاحب مرحوم اور نائب صدر جنرل عظیم الدین خانصاحب مرحوم تھے - تخت نشینی کے وقت ریاست کی آبادی پانچ لاکھ اکیاون ہزار دو سو اکتالیس تھی -

یکم جون ۱۸۹۶ء میں مرحوم کو اختیارات کاملہ ملے اور عہدہ ریذیڈنٹ اور کونسل آف ایجنسی کا خاتمہ ہوا - سب سے پہلے مدار المہام نواب محمد اسحٰق خاں صاحب مرحوم جج پنشنر مقرر ہوئے تھے - ۱۹۰۰ء میں صاحبزادہ عبد الصمد خانصاحب سی - آئی - ای موجودہ ہوم ممبر عہدہ پرائیوٹ سکرٹری پر تشریف لائے اور جناب نواب حمید الظفر خاں صاحب بہادر مرحوم مغفور بھی اسی زمانہ میں رامپور واپس تشریف لے آئے -

ان حضرات کی آمد کے بعد سے جدید قواعد نافذ ہوئے - فوج میں جدید آلات و جدید قواعد - دفاتر کی ترتیب - کاشتکاروں اور رعایا کی فلاح و بہبود کے اسباب - شہر کی رونق کی غرض سے جدید عمارات وغیرہ وغیرہ غرضکہ ہر طرح ریاست میں ترقی ہوتی گئی - مرحوم کی ابتدائی تعلیم مراد آباد و نینی تال میں ہوئی اور ۱۲ مارچ ۱۹۰۳ء لغایتہ ۴ جنوری ۱۹۰۴ء نہ صرف ایشیا بلکہ یورپ اور مصر کی مرحوم نے سیاحت فرمائی - مرحوم کے عہد میں ریاست میں گورنمنٹ کے سب بڑے حاکم یعنی وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف کے دورے رہے - گورنمنٹ برطانیہ کو جسقدر اطمینان مرحوم کیطرف سے تھا اور جسطرح گورنمنٹ مرحوم کو اپنا دوست اور یار و مددگار سمجھتی تھی اس سے کہیں زیادہ رعایا جاں نثار تھی - مرحوم کا خلق - مردم شناسی اور فیاضی عرصہ دراز تک ایک زندہ یادگار رہیگی - مرحوم نے جس طرح اپنی ریاست کو قرض اور بدامنی کی لعنت سے ہمیشہ محفوظ رکھا اس کی مثال کم ملے گی - مرحوم ابتدا سے مسلم یونیورسٹی کے محسن اور مربی تھے اور ہمیشہ اسکی فلاح و بہبود میں حصہ لیتے رہے - مرحوم کی وفات سے نہ صرف ریاست رامپور بلکہ ہندوستان کی بکثرت تعلیم گاہوں اور خاصکر مسلم یونیورسٹی کو سخت صدمہ پہونچا ہے - بارے یہ مقام شکر ہے کہ مرحوم نے اپنا جانشین ایک ایسا نعم البدل چھوڑا ہے کہ جس پر نہ صرف مسلمانوں بلکہ کل ہندوستان کو اطمینان و فخر ہے اور ہر شخص کا خیال ہے کہ موجودہ ہز ہائی نس اور ہوم ممبر صاحب کی موجودگی کے باعث انشاء اللہ ریاست میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوگی -

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ بخشے اور موجودہ ہز ہائی نس کو درازئ عمر - اطمینان و نیک نام عطا فرمائے -

(آمین)

نہ طاقت لپنے خامہ میں نہ مہلت شاہ کے غم میں
ہیں آنسو چشم پرنم میں اٹھے ہیں ہاتھ ماتم میں
کہا ہاتف نے کہدے مصرعہ تاریخ اے نشتر
شہادت کا ملا ہے مرتبہ ان کو محرم میں

۳۰ ۶ ۱۹

انا للہ وانا الیہ راجعون

سچ ہے کہ موت کا نہیں دنیا میں کچھ علاج
سنبھلا نہ سوداؤں سے بگڑا ہوا مزاج
ہنس ہنس کے لکھی ہوگی تولد کی یادگار
رو رو کے آہ! لکھی ہے تاریخ دفن آج

۱۳۴۹ ھ